حضرت مخدوم غلام محمد ملکانیؒ کی حیات و خدمات: تاریخ کے تناظر میں

نجم الدین بھٹو*

Abstract

Hazrat Ghulam Muhammad Malkani (R.A) was born on 1857/ 1276 hijri in the noble family of Malkani Balouch at Dadu. Honorary sagacious Makhdoom Sahib, known as Abu al Mustafa Saif ur Rahman belongs to Hanfia sect was hafiz and Qari having literary and skillfully grip in religion knowledge such as Hadith fiqah, philosophy history, literature, logic and mysticism along with fluency in Arabic and Persian.

Makhdoom Sahib always used to perform re-abulation for every prayer clean his teeth with miswak five times a day spending his life according to Shariah with love and affection always used to enjoin to people live their lives following the Sunnah e Rasool. Makhdoom'sb sons, and followers used to observe fast frequently towards the congregation leaving their all works. He did not omitted any appointed prayer in any trouble.

It was on Friday when Makhdoom Sahib suffering from a illness seriously. He was offering Fajr prayers, during sajida he left the world for eternal home.

تتجافی جنوبھم علی المضاجع یدعون ربھم خوفا و طمعا ومما رزقنٰھم ینفقون(القرآن)

Those people always away from rest with fear and hope praising Almighty Allah and whatever they have been awarded expand from it

Makhdoom Sahib always made a night of it eagerly with his sons and followers in order to do so in prayer and recitation of mid night specially this is the time when we used to enjoy the sweet

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ تقابل ادیان و ثقافت اسلامی سندھ یونیورسٹی جام شورو۔

dreams.

Due to this eager and keen spirit he (R.A) used to conclude whole Quran in every alternate day and 15 conclusions in ever months in fact it is pretended religious and spiritual devotion and moral motives of Islamic majesty that the real kingdom is for pious and sacred individuals , awarded always of times a huge a crowd of (followers and belivers and scholors) would be travelled with Makhdoom Sahib to follow up their spiritual guide also non muslims had been motivated by his divine ,political and specified influence and greatness.

In 1920 Makhdoom sb addressed in khilafat conference in leading and delivering presidential lecture , was his political and illustration due to his ready witted and bold imagination nature the first addition of that presidential lecture was published in same year and second edition in 1987.

He was an example of best manners mercy kindness with his handsome figure, attractive healthy and normal In personality in height with thick beard, hair were always managed according to Shariah teeth were white shinning like a pearls, eye brow were connected each other sweet smile on the face, loud majestic voice, impressing all the human and animals with extremely joy and sacred prevail the great influence of the Makhdoom sb glance was that anyone who came to have him either close fisted of animals brutal became tender heated due to his divine and spiritual phenomenon.

GM syed has written in his book "JANAB GUZARIUM JIN SEEN" About Makhdoom Sahib that he gained from the teacher of Harmain shareefain also Allama Iqbal gained from his to go through his books Shams ul ulema bin Muhammad Daud Pota has said that I saw pride scholars o f Egypt, Istunbul Bairoot, get together with nobles of Sindh Punjab and India but no one can be compared with Makhdoom Malkani Sahib he was the great of honor and dignity of his own peculiarities.

He died on 22nd September 1935 / 22 jamadul ukhra 1354 hijra in the morning of Sunday his tomb at Malkani Sharif district Dadu is for the people to visit where on the 14th of safar ul muzafar his urs is held regularly.

بلوچ خاندان

عرب کی قدیم قوموں میں سے ایک قوم بلوص(بلوچ) بھی ہے جس کا سلسلہ نسب عدنان بن ادی بن اد دبن ہمیسع بن سلامان بن نابت بن حمل بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام سے ملتا ہے۔نوشیرواں بادشاہ کے زما نہ میں اس قوم کے لوگوں کی طرف سے شکا یتیں آنے کی وجہ سے عادل بادشاہ نوشیرواں نے انہیں صحراء عرب سے نکالا۔ اس واقعہ کو ''فردوسی "نے بھی اپنی کتاب"شاہنا مہ'' میں کچھ اس طرح بیاں فرمایا ہے۔

ہمی رفت آ گا ہی آمد بشاہ، کہ گشت ازبلوچان جہان تباہ
زبستن، کشتن وغارت وسوختن، خروش آمد از نالۂ مرد وزن
سراسر بہ شمشیر بگذاشتند، مظالم بلوچان برداشتند
بہ شد ایمن از رنج ایشان جہان، بلوچان نماند آشکار نہرماں

جب نوشیرواں کی فوجوں نے لڑائی سے اس بلوچ خاندان کومنتشرکیا تو یہ صحراء عرب کو خیرآباد کر کے دریاء فرات کے کنارے آباد ہوا پھریہ خاندان دو حصوں میں تقسیم ہوا ایک وہیں رہا دوسرا حلب کے شہر میں آکر آباد ہوا۔ جو بلوچ خاندان دریاء کے کنارے پہ رہا وہ ''کرد'' کہلائے اور انکے علاقے کا نام انکی وجہ سے کردستان مشہور ہوا۔ جو دوسرا گروہ حلب والا تھا انہیں حلب والوں کی زبان کی وجہ سے بلوص کہنے لگے۔ کیونکہ حلب والے ایسے لوگوں کی جو بادیہ نشین ہوتے تھے ''بلوص" کہتے تھے۔ بلوچ قوم کے قدیم تعلقات اپنے آبائی وطن مکہ مکرمہ سے تھے لحاظہ اسی اثنا میں مکہ مکرمہ میں آفتاب رسالت نے مکہ مکرمہ کو منور فرمادیا۔ حضرت امیر حمزہ رضی ا للہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بعد انکے وسیلے سے اسلام بلوچ قوم میں داخل ہوا۔

پھر اہل بیت کی محبت کی وجہ سے یزید کے مظالم اس قوم کے اوپر بہت ہوئے اور یہ قوم مختلف علاقوں میں چلی گئی۔ ان میں سے کچھ لوگ سندھ کے علاقہ ''کیچ مکران'' میں آکر آباد ہوئے۔ یہ قوم بلوص اب یہاں بلوچ کے نام سے مشہور ہوگئی۔ اس کی وجہ غالباً خطہ کی تجنیس ہے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ قوم سندھ کے مختلف شہروں میں تقسیم ہوگئی۔[۱]

ملکانی بلوچ

ملکانی بلوچ خاندان کا تعلق حیدرآباد سندھ کے ٹالپر خاندان سے ہے۔ جو انگریزوں کی حکومت سے پہلے سندھ کے حاکم تھے۔ ان دونوں خاندانوں (ملکانی اور ٹالپر) کا جدا مجد ''ہوتک خان'' کو بتایا جاتا ہے۔ اس حقیقت کا انکشاف مرزا قلیچ بیگ نے اپنی تاریخ میں فرمایا ہے۔ اس ملکانی خاندان میں سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد ملکانی قدس سرہ کی تشریف آوری سے پہلے اگر چہ علوم ظاہر بہت کم تھی مگر روحانیت اور پاکیز گی کے لحاظ سے اس خاندان میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ تھی۔ رب کریم نے اصل سے ہی اس ملکانی خاندان میں یہ اہلیت رکھی تھی جو انکی پشت درپشت ایک ایسا مرد کامل پیدا ہوتا رہا ہے جو صاحب ولایت اور کرامت سمجھا جاتا تھا۔

آباؤاجداد

سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد ملکانی قدس سرہ کے اجداد میں سے ۲ بزرگوں کے نام قابل ذکر ہیں جو اپنے زمانہ کے کامل درویش تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ''مٹوفقیر'' اور دوسرے کا نام ''رتو فقیر'' تھا۔ جن کے معتقدین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ یہ دونوں درویش کلہوڑہ خاندان کے سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں داخل تھے اور میاں والی طریقہ اختیار کیا ہوا تھا۔ خوراک اور پوشاک انتہائی سادہ تھی۔ پرانے زمانے کے لوگوں میں سے اب تک کافی تعداد میں لوگ انکی بہت سی کرامات بیاں کرتے ہیں۔یہ دونوں حاضرات میاں یار محمد کلہوڑہ کے قبرستان میں مدفون ہیں۔۲

قصبہ ملکانی

صوبہ سندھ کے دادو شہر سے مشرق کی جانب تقریباً ۱۰کلو میٹر کے فاصلے پر دریا سندھ کے حدود میں واقع ہے جو اصل سے آپ کے آباء واجداد کی سکونت گاہ رہا ہے۔۳

پیدائش

قصبہ ملکانی شریف کے ایک بلوچ گھرانے میں سلطان الاولیاء حضرت مخدوم غلام محمد

ملکانی قدس سرہ کی ولادت باسعادت ۱۵ اپریل سن ۱۸۵۷ء بمطابق ۱۴ رمضان المبارک ۱۲۷۶ ہجری میں ہوئی۔۴

آپ کے والد محترم کا خواب

آپ کی ولادت سے چند روز پہلے آپ کے والد محترم محمد بچل خان ملکانی رحمت اللہ علیہ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک سفید ،خوبصورت پرندہ فضا میں پرواز کر رہا ہے۔ پرواز کرتے کرتے آخر کار اتر کر آپ کی گود میں آکر بیٹھ گیا ہے۔ صبح ہونے پر ایک بزرگ سے اپنا خواب بیان فرمایا تو تعبیر میں بزرگ صاحب نے فرمایا کہ عنقریب آپ کو اللہ تبارک و تعالیٰ ایک فرزند عطافرمائینگے جو اپنے وقت کے قطب اور غوث ہونگے۔ اسکے کچھ دن بعد سلطان الاولیاء حضرت مخدوم غلام محمد ملکانی قدس سرہ کی ولادت باسعادت ہوئی اور خواب کا تعبیر صحیح ثابت ہوا۔۵

حضرت پیر پنھل شاہ راشدی کی بشارت

آپ کی ولادت سے پہلے سندہ کے راشدی خاندان کے چشم اور چراغ معروف بزرگ حضرت پیر پنھل شاہ راشدی اپنے مریدین کے ہمراہ جب قصبہ ملکانی سے گزرے تو اپنی سواری کو روک کر دعا فرمائی۔ مریدین نے وجہ دریافت فرمائی تو پیر پنھل شاہ راشدی نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب اس گاؤں میں ایک مرد مجاہد پیدا ہونگے جو اپنے وقت میں بے مثال ہونگے اور اپنی خوشبو سے سارے ملک کو معطر کردینگے چنانچہ پیر پنھل شاہ راشدی کی یہ بشارت سچ ثابت ہوئی اور سلطان الاولیاء حضرت مخدوم غلام محمد ملکانی قدس سرہ جیسی عظیم شخصیت سے رب کریم نے قصبہ ملکانی کو شرف بخشا۔ ۶

آپ کے والد محترم محمد بچل خان ملکانی

آپ کے والد حاجی بچل خان ملکانی ایک زمیندار اور لائق انسان تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے ۴ فرزندعطا فرمائے، ۱۔ مٹھو خان ۲۔ میو وخان ۳۔ احمد خان ۴۔ غلام محمد

سلطان الاولیاء حضرت مخدوم غلام محمد قدس سرہ اپنے تمام بھائیوں میں سے سب سے

چھوٹے تھے مگر خدا ءعزوجل نے ان کواپنے تمام بھائیوں سے بلند اور بالا مرتبہ عطا فرمایا۔۷

اسم مبارک

آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کا نام غلام احمد تجویز فرمایا تھا اور آپ کے والد ماجد نے آپ کا نام غلام محمد تجویز فرمایا تھا.۸

آپ ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں

حررہ الفقیر الی جناب السبحانی العبد المؤید بالتائید الربانی سیف الرحمان ابوالمصطفیٰ غلام محمد الحنفی النقشبندی المجددی المکانی

آپ اپنے اسم مبارک پہ ناز فرمایا کرتے تھے اور اپنی خاتم شریف پہ ایک مصرعہ اس طرح تحریر فرما دیا تھا۔

''نازم بجت خود کہ غلام محمدم''۹

مجھے اپنی قسمت پہ ناز ہے کہ میں غلام محمد ہوں

تعلیم

ناظرہ قرآن کی تعلیم

سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد ملکانی قدس سرہ نے قرآن کریم کی ناظرہ کی تعلیم ایک صوفی صفت بزرگ حضرت آخوند عبدالکریم رحمت اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنے گاؤں کے نزدیک ایک مکتب میں شروع فرمائی اور تھوڑے ہی عرصے میں تقریبا۸ سال کی عمر مبارک میں اپنی تعلیم کومکمل فرمایا۔ ۱۰

فارسی زبان کی تعلیم

دادو کے نزدیک سیال قوم کا ایک گاؤں ہے آدم پنہور کے نام سے وہاں پہ ایک عالم باعمل قاضی غلام محمد سیالائی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ سے آپ نے فارسی کی تعلیم مکمل فرمائی۔جس میں فارسی کی ابتدائی کتب کے علاوہ زبان فارسی کی چند اور کتب کی بھی تحصیل فرمائی جیسا کہ تحفہ الصائم، چہار گلزار۔ یوسف زلیخا، سکندر نامہ، مثنوی روم، بہار دانش اور انوار سہیلی وغیرہ۔ ۱۱

عربی زبان کی تعلیم اور دیگر فنون کی تحصیل

زبان فارسی کی تعلیم مکمل فرمانے کے بعد آپ نے عربی تعلیم کے حصول کے لیے میہڑ شہر کے نزدیک ''فیروزشاہ'' میں حضرت عطاء اللہ فیروز شاہی کے مدرسہ میں داخلہ لیا جہاں سے عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد پاٹ شریف میں مخدوم حسن اللہ پاٹائی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس عربی زبان کے کچھ فنون پڑھے۔ بلاآخرتعلیم کے حصول کے لیے آپ شہدادکوٹ تشریف لے گئے جہاں اس زمانہ کے ایک عالم با عمل اور ولی کامل حضرت مخدوم غلام صدیق شہدادکوٹی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کامدرسہ مشہور اور معروف تھا کچھ عرصہ آپ نے شہدادکوٹ میں گذارا پھر مخدوم غلام صدیق شہدادکوٹی سے اجازت لے کر مخدوم قاضی محمد حسن قریشی حیدر آبادی کے مدرسہ میں بقیہ تعلیم حاصل فرمائی جو اس وقت دادوشہر سے 30 کلو میٹر شمال کی جانب ''فلجی'' شہر کے نزدیک ''کنڈی شریف'' میں واقع تھا۔ اس کے بعد جب قاضی صاحب نے حیدرآباد شہر میں ''مائی خیری مسجد'' میں اپنا مدرسہ قائم فرمایا تو مخدوم ملکانی قدس سرہ بھی آپ کے ہمراہ حیدرآباد شہر تشریف فرماہوئے اور بقیہ تعلیم ''مائی خیری'' والے مدرسہ میں مکمل فرمائی۔ علم کی تکمیل کے بعد قاضی محمد حسن قریشی نے آپ کو سند الفراغ سے نوازا۔ **۱۲**

سلطان الاولیاء حضرت مخدوم غلام محمد ملکانی قدس سرہ نے تمام علوم عقلیہ اور نقلیہ میں کمال حاصل کرنے کے بعد ''مائی خیری مسجد'' میں درس و تدریس کا فریضہ انجام دینا شروع فرمایا تقریباً آپکا تعلیم اور تدریس کا زمانہ ''مائی خیری مسجد'' حیدرآباد شہر میں گذرا۔اس زمانے میں تمام دقیق علوم پڑھائے جاتے تھے۔ بڑے بڑے دقیق فنون میں آپ کوغیر معمولی کمال حاصل تھا۔مطول، میبذی، اور حاشیہ خیالی جیسے ادق کتب کو پڑھنے کے لئے دور دراز سے شائقین علم آپ کی طرف علم کی پیاس بجھانے کے لیے کھینچے چلے آتے تھے۔ **۱۳**

مدرسہ الصولتیہ

آپ نے ۲ سال مدرسہ الصولتیہ مکہ المکرّمہ میں بھی تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ الصولتیہ کے بانی اور مدرس اعلیٰ حضرت شیخ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے آپ کی بہت رغبت رہتی

اور ایک مشہور عالم سیداحمد دحلاں محدث سے بھی کافی صحبت فرمائی اور شام کے عالم سید ابو نصر محدث سے بھی فیض حاصل فرمایا۔۱۴

آپ قدس سرہ ظاہری اور باطنی دونوں علموں سے آراستہ تھے۔شریعت مطہرہ پہ سختی سے عمل پیرا تھے اور اپنے صاحبزادگان، مریدین اور معتقدین کو سختی سے تاکید فرماتے تھے۔آپ قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور تمام عقلیہ و نقلیہ علوم میں کمال دسترس رکھتے تھے۔طریقت اور راہ سلوک میں ایک کامل رہبراور رہنماء کی حیثیت رکھتے تھے۔علم کی تمام او صاف سے موصوف تھے۔

تحصیل علوم کے بعد۴۰ سالوں تک آپ نے درس اور تدریس فرمائی اور اسی اثناء میں بہت سے سفر بھی اختیار فرمائے۔ پنجاب، یوپی کے عراق اور حجاز کابھی سفر اختیار فرمایا تھا۔ عراق جاتے کے وقت آپ نے درگاہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے سجادہ نشین سید محمد مصطفیٰ شاہ قادری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرمائی۔ تھوڑے ہی عرصے میں محنت کرنے سے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کے ذکر کرانے کی سند عطا ہوئی۔

آپ نے علم طریقت کے مکیہ چاروں سلسلوں (نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ) کی اسناد حاصل فرمائیں۔ نقشبندی طریقہ کی بیعت ۱۳۱۵ ہجری میں خواجہ عبدالرحمن سرہندی قدس سرہ کے ہاتھ پر فرمائی۔اس کے بعدحضرت خواجہ سید ولی محمد کاتیاری علیہ الرحمہ الباری سے مکمل سلوک طے فرمایا اور سند بھی حاصل فرمائی اور اس کے بعد مہڑہ شریف حضرت خواجہ محمد قاسم (موہڑائی) قدس سرہ سے نقشبندی طریقہ کی مزید تعلیم حاصل فرمائی اور سند و اجازت بھی حاصل فرمائی اور طریقہ چشتیہ کی سند سید مہرعلی شاہ گولڑوی سے حاصل فرمائی۔(۱۵)

تصنیفات

ا. حسن الخطاب

یہ کتاب اولیاء کرام کے مزارت اور انکے اوپر گنبد تعمیر کرنے کے جواز میں لکھی گئی ہے۔ جس کا پورا نام''حسن الخطاب فی اثباہ القباب'' ہے جو آپ نے سن۱۳۳۵ہجری میں

لکھی ہے۔جس میں آپ نے مخالف کے لئے لب کشا ئی کا کوئی موقعہ نہیں چھوڑا۔میر ے خیال میں موجودہ زمانہ میں اس کتاب کا مطالعہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔۱۶

۲۔تعویذ اللہ الاحد

یہ رسالہ اسلامی پرچم کے جواز میں لکھا گیا ہے۔ اس کا پورا نام ''تعویذ اللہ الاحد من شر حاسد اذا حسدؔ'' ہے۔ جو آپ نے سن۱۳۱۷ہجری میں لکھا ہے۔ اس رسالہ پر وقت کے جید علماء کرام کی تصحیحات اور تقاریر موجود ہیں۔ ۱۷

۳۔نتیجہ الافکار

یہ رسالہ طلاق کے موضوع پر مولوی شیخ محمد بختارپوری کی ایک تحریر کے رد میں لکھا گیا ہے، جس کا نام ''نتیجہ الافکار والمحن فی الرد علی المفتی الماجن'' ہے۔ آپ نے یہ رسالہ سن ۱۳۱۸ ہجری میں لکھا ہے۔ یہ رسالہ تقریباً ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ نہایت محققانہ تصنیف ہے۔ ۱۸

۴۔تحفہ القران

یہ رسالہ مولوی عبدالرحمٰن فیروز شاہی کے رد میں لکھا گیا جو جبر نقصان کے موضوع پر مدلل رسالہ ہے۔ اس کا پورا نام ''تحفہ القران فی فرضیہ جبرالنقصان'' ہے۔آپ نے یہ رسالہ ۱۳۲۲ ہجری میں تحریر فرمایا ہے۔ عربی زبان میں نہایت فصاحت اور بلاغت سے لبریز ہے۔وقت کے بڑے بڑے علماء کرام جیسا کہ حکیم فتح محمد سیوھانی، مفتی عبدالغفور ہمایونی، مولانا عبدالقیوم بختارپوری نے اس رسالہ پر اپنی تقاریر لکھی ہیں۔۱۹

۵۔ تاریق عباد اللہ

اس کتاب کا پورا نام ''تاریق عباد اللہ فی جواز یارسول اللہ ہے۔اس رسالہ میں آپ نے نداء غیر اللہ اور نبی اکرم نور مجسم رحمت دو عالم کے علم غیب کی بنسبت نہایت خوبصورت انداز سے بحث فرمائی ہے۔

اس رسالہ میں آپ ندا ء غیر اللہ کی۵ قسمیں بیان فرماتے ہیں: ان میں سے ۴

بلکل جائز اور ۵ نمبر کو ناجائز بلکہ کفر اور الحاد فرماتے ہیں۔

اس رسالہ پر جن علماء کرام کی تصحیحات موجود ہے ان میں سے مفتی عبدالغفور ہمایونی ،مفتی حسن اللہ پاٹائی اور مولانا عبدالرزاق بوبکائی، مولانا عبد اللطیف اللیائی،مولانا عبدالقیوم بختار پوری،حکیم فتح محمد سیوہانی، مولانا ابو بکر صاحب روہڑوی اور مولانا عطاء اللہ فیروز شاہی قابل ذکر ہیں۔[۲۰]

۶۔ السیف القہری

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو آپ نے مولوی فیض الکریم نوشہری کے چند سوالوں کے جواب میں سن ۱۳۱۴ہجری میں تحریر فرمایا۔ اس رسالہ کا پورا نام '' السیف القہری علی عنق النوشہری'' ہے۔ اس رسالہ میں آپ نے تقلید شخصی پر نہایت محققانہ بحث فرمائی ہے۔[۲۱]

۷۔ ایقاظ الشباب

اس کتاب کا پورا نام''ایقاظ الشباب والشیوخ النعس بین الشرک والرسوخ''ہے۔ جو آپ نے۱۳۲۸ ہجری میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کتاب میں آپ نے نماز پنجگانہ کو ترک کرنے والے کے لئے شرعی سزا تحریر فرمائی ہے اور نماز کے انکار کرنے والوں کے لئے زجر وتوبیخ فرمائی ہے[۲۲]

۸۔ الذلاقۃ الکبیرہ

یہ رسالہ آپ نے مولانا عبدالرزاق بوبکائی کی ایک تحریر کے رد میں سن۱۳۲۹ ہجری میں تحریر فرمایا۔ اس کا پورا نام '' الذلاقۃ الکبیرہ فی تحقیق نکاح الصغیرہ ہے۔ اس رسالہ میں آپ نے صغیر ہ کی طلاق کی بنسبت بہت عمدہ بحث فرمائی ہے۔[۲۳]

۹۔ عمدہ الرسائل

اس رسالہ میں تقریباً گیارہ سوالوں کے جوابات تحریر فرمائے ہیں جس میں وجد اور بکاء کی حقیقت کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور احادیث کریمہ اور صالحین کے اقوالوں کی روشنی میں وجد اضطراری کو جائز قرار دیا ہے۔[۲۴]

۱۰۔ منح الملک الجلیل

یہ کتاب آپ نے سن۹ ۱۳۱ ہجری میں تحریر فرمائی ہے۔ جس کا پورا نام ’’ منح الملک الجلیل فی جواز القیام والمعانقہ و التقبیل"ہے۔
اس کتاب میں معانقہ، قیام اورتقبیل کو احادیث صحیحہ سے جائز قرار دیا ہے. یہ کتاب ۳ فصل اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔۲۵

۱۱۔ ایقاظ الناعس

اس رسالہ کا پورا نام ’’ایقاظ الناعس الغبی فی عدم ایقاع طلاق الصبی‘‘ ہے۔ اس رسالہ میں نابالغ کی طلاق پرعلمی بحث فرمائی ہے اور نابالغ کی طلاق دینے کو غیر درست فرمایا ہے۔ رسالہ کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی آپ نے کسی کے رد میں تحریر فرمایا ہے۔۲۶

۱۲۔ القول الحسان

اس کتاب کا پورا نام‘القول الحسان فی تحقیق معنی الضان‘ ہے جو آپ نے مولوی نظام الدین بہاولپوری کے رسالہ ’’عجالہ نافعہ‘‘ کے رد میں تحریر فرمایا ہے۔(۲۷

۱۳۔ ترویح الجنان

اس کتاب کا پورا نام ’’ ترویح الجنان المنصفین‘‘ ہے۔ یہ آپ نے نجدی عقائد کے رد میں تحریر فرمایا ہے۔ بہت ہی مضبوط دلائل سے مالا مال ہے۔ بہت سے علماء کرام کی اس رسالہ پرتصحیحات موجود ہیں۔جیسا کہ علامہ عبدالغفور ہمایونی، خواجہ محمد حسن لواری شریف والے اور علامہ عبدالرزاق بوبکائی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔۲۸

۱۴۔ زجرالفضیح

اس رسالہ میں مخدوم ملکانی قدس سرہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بیان فرمائے ہیں اور روافض کے عقائد کی خوب تردید فرمائی ہے۔۲۹

۱۵۔ تحفہ العارفین

اس کتاب کا پورا نام ''تحفہ العارفین الصوفیہ بتردید المنکرین المعتزلہ ہے۔ اس کتاب میں تصوف کی بنسبت بعض معترضانہ سوالوں کے جواب درج فرمائے گئے ہیں۔منکرین تصوف کے لیئے اس کتاب میں ناقابل تردید دلائل دیکر تصوف کی اہمیت کو بہت احسن نمونے سے اجاگر فرمایا گیا ہے۔[۳۰]

۱۶۔مجموعہ الفتاویٰ عرف فتاویٰ ملکانی

آپ نے جو اپنے وقت میں فتاویٰ تحریر فرمائیں تھیں،آپ کے وصال باکمال کے بعد ان کو ۳ حصوں میں قلمبند کیا گیا تھا جو بیاض کبیر، بیاض صغیر اور بیاض یونسی کے ناموں سے مشہور ہیں مگر اب انکو ایک جگہ ترتیب دیکر مجموعہ الفتاویٰ عرف فتاویٰ ملکانی کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔

اب اکثر آپ کے رسائل کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے، یہ فتویٰ مکمل۱۶ حصوں ۱۔ کتاب الاعتقاد ۲۔ کتاب الطہارۃ ۳۔ کتاب الصلواۃ ۴۔ کتاب الزکواۃ۵۔ کتاب الجرم ۶۔ کتاب النکاح ۷۔ کتاب الطلاق ۸۔ کتاب المیراث ۹۔ کتاب البیوع ۱۰۔ کتاب الھبہ ۱۱۔ کتاب النذر ۱۲۔ کتاب الاجارۃ ۱۳۔ کتاب الصید والذبائح ۱۴۔ کتاب الشہادۃ ۱۵۔ کتاب الحظر والاباحۃ ۱۶۔ کتاب المتفرقات پرمشتمل ہے۔[۳۱]

۱۷۔التحریر المستطاب فی تحقیق الخضاب

آپ نے یہ تحریر ایک سوال کے جواب میں لکھی ہے جو ایک رسالہ کی صورت اختیار کرگئی۔ یہ رسالہ 18 صفات پرمشتمل ہے۔اس میں خضاب کی تحقیق کی گئی ہے۔ یہ ایک علماء کرام کے ہاں مختلف فیہ مسئلہ رہاہے۔ خضاب میں کالا رنگ استعمال کرنا بعض نے ناجائزقرار دیاہے۔ اس خضاب خصوصا کالے رنگ کو سفید بالوں کے رنگنے کےمتعلق مخدوم ملکانی قدس سرہ جواز کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ اس کی صورتیں بھی بیان فرمائی ہے اور اس پر احادیث کریمہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے اعمال اور اقوال و دلائل

سے بیان فرمایا ہے۔ خضاب کے موضوع پر نہایت عمدہ رسالہ ہے۔۳۲

۱۸۔ اشتراط المصر للجمعہ

یہ ایک مختصر رسالہ ہے۔ جو آپ نے فقہ حنفیہ کی روشنی میں دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ جمع نماز کے لئے شہر کا ہونا شرط ہے، اور شہر کسے کہتے ہیں اور شہر کے لئے کون کون سی شرائط ہیں اسے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ مختصر مگر بہت عمدہ رسالہ ہے۔(۳۳)

۱۹۔ فتح الاحد

اس رسالہ کا پورا نام ''فتح الاحد فی تحقیق اللحد'' ہے۔ جو آپ نے سن۲ ۱۳۳ہجری میں تحریر فرمایا ہے، اس رسالہ میں آپ نے احادیث صحیحہ سے ''لحد'' کی تحقیق کی ہے۔۳۴

۲۰۔ الحق الصریح

یہ رسالہ آپ نے۱۳۲۰ ہجری میں تحریر فرمایا۔ اس رسالہ میں نبی اکرم نور مجسم رحمت دو عالم کے اسماء مبارک مع صفات جیسا کہ محمد مصطفیٰ،محمد مجتبیٰ وغیرہ بطور نام رکھنے کے جواز کے مطلق تحریر فرمایا ہے۔۳۵

۲۱۔زجرالغوی

اس کتاب کا پورا نام ''زجر الغوی البلید فی تحقیق وجوب التقلید'' ہے۔ تقلید شخصی کے متعلق سن ۵۰ ۱۳ہجری میں تحریر فرمایا ہے۔ اس کتاب میں تقلید شخصی کو بہت علمی دلائل سے قرآن الکریم اور احادیث کریمہ سے ثابت فرمایا ہے۔۳۶

۲۲۔سبیل الارشاد

یہ کتاب فن وعظ اور تاریخ میں ایک ضخیم اور لاثانی کتاب ہے۔اس کتاب کا پورا نام ''سبیل الارشاد الفیض العباد"ہے۔ جو آپ نے سن ۱۳۴۷ہجری میں لکھی تھی۔ یہ کتاب ۵ ضخیم جلدوں میں ترتیب دی گئی ہے۔ ہر ایک جلد میں ۱۲ وعظ لکھے گئے ہیں۔مکمل کتاب میں مجموعی۰ ٦ وعظ لکھے گئے ہیں۔۳۷

۲۳۔ تنقیح المقاصد

یہ کتاب علم منطق میں ایک نایاب کتاب ہے۔جو مشہور زمانہ شیخ اثیر الدین ابھری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کی مایہ ناز تصنیف ایساغوجی کی شرح ہے۔ اس کتاب کا پورا نام"تنقیح المقاصد والمعانی شرح ایساغوجی للملکانی"ہے۔ یہ کتاب آپ نے اپنے ایک شاگرد کے اصرار پر سن ۱۳۱۴ہجری میں لکھی ہے۔ یہ شرح علم منطق میں مخدوم ملکانی قدس سرہ کے اعلیٰ کمالات کا روشن دلیل ہے۔ جس کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے جیسے ایک طالب علم کے لئے گویا ایک استاد کی سی حیثیت رکھتی ہو۔۳۸

۲۴۔ فتح الخلاق

یہ رسالہ آپ نے علامہ عبدالرزاق بوبکائی کی ایک تحریر کے رد میں لکھا ہے۔جس میں رفع سبابہ کو حالت تشہد میں جائز قرار دیا ہے اور عبدالرزاق بوبکائی کے دلائل کا اعلیٰ انداز میں مدلل رد فرمایا ہے۔ اس رسالہ کا پورا نام فتح الخلاق فی الرد علیٰ عبدالرزاق ہے۔۳۹

۲۵۔ الایضاح

آپ نے یہ رسالہ مولوی محمد ہاشم ملاح کنڈی والے کے ایک اعتراض کے جواب میں لکھا ہے۔ مذکورہ مولوی کا اعتراض یہ ہے کہ عربی کلام میں صفت اور موصوف کے درمیان جملہ معترضہ لانا درست نہیں ہے؟ اس بحث میں مولوی صاحبان نے جس وقت قلم اٹھایا اس وقت مخدوم ملکانی قدس سرہ نے اس پر رد تحریر فرمایا۔ جس میں بہترین دلائل سے اس چیز کو ثابت کیا ہے اور اس میں آیات قرآنیہ کے دلائل دیکر بلکل وضاحت سے ثابت کرکے دکھایا ہے کہ صفت اور موصوف کے درمیان جملہ معترضہ کے آنے سے کوئی فرق نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کا ایک جملہ ہے"اِنّہ لقسم لو تعلمون عظیم" یہاں پر عظیم صفت ہے اور قسم موصوف ہے اور ان دونوں کے درمیان لو تعلمون جملہ معترضہ ہے۔۴۰

۲۶۔ رسالہ اہل مورہ

یہ آپ کی ایک تقریر ہے جو آپ نے مورہ شہر میں ایک دستار فضیلت کے موقعہ پر کی تھی۔ جسے بعد میں آپ کے خلیفہ اور شاگرد رشید علامہ عبداللہ یمشی نے کتابی صورت دی تھی۔ بھت عمدہ اور محبت سے لبریز رسالہ ہے۔[۴۱]

۲۷۔رسالہ کانہری

یہ آپ کی ایک تقریر ہے۔ جسے بعد میں آپ کے خلیفہ اور شاگرد رشید علامہ عبداللہ یمشی نے کتابی صورت دی بھت عمدہ رسالہ ہے۔ قلمی صورت میں علامہ عبداللہ یمشی کے بیاض میں موجود ہے۔[۴۲]

خلافت کانفرنس

''خلافت کانفرنس کا آغاز 4 جنوری 1920عیسوی کو حیدرآباد کی کانفرنس سے ہوا۔اس خلافت کانفرنس کی صدارت سلطان الاولیاء حضرت مخدوم غلام محمد ملکانی قدس سرہ نے فرمائی۔ اس کانفرنس کے بعد مختلف شہروں میں چھوٹی بڑی کانفرنسیں بھی ہوئیں جن کی تفصیل نیچے دی جاتی ہے۔

مثلاً۔حیدرآباد۲ جنوری ۱۹۲۰ عیسوی، لاڑکانہ ۴ جنوری۱۹۲۰ عیسوی، پاٹ ۳۰ اپریل۱۹۲۰ء، جیکب آباد۲۰ مئی۱۹۲۰ء، حیدرآباد ۳ ۲جولاء۱۹۲۰ء، سکر ۸ جولاء ۱۹۲۲ء، چک ۸ ستمبر ۱۹۲۲ء، جیکب آباد ۱۱ جنوری ۲۳ ۱۹ء، میہڑ ۳۰ جنوری ۱۹۲۳ء، سکر ۲۹ اکتوبر۱۹۲۸ء، میہڑ ۲۳ مارچ ۱۹۳۰ء، میہڑ ۲۶ء نومبر ۱۹۳۰ء۔

ان سب کانفرسوں کاآغاز حیدرآباد کی ۴ جنوری ۱۹۲۰ عیسوی والی کانفرنس سے ہوا، جس میں بڑے بڑے علماء کرام، حفاظ اور مشائخ عظام کو مدعو کیا گیا جیساکہ علامہ مولانا تاج محمد امروٹی صاحب، علامہ مولانا حامد اللہ سجاولی صاحب، علامہ مولانا حافظ محمد صدیق بھرچونڈی،مولانا دین محمد وفائی، مولانا حکیم فتح محمد سہوانی، مولانا محمد صدیق مورائی، پیر غلام مجدد ٹیاری والے، پیر علی محمد راشدی، مولانا غلام عمر سونے جتوئی والے، پیر حسام الدین

راشدی، شیخ عبدالمجید سندھی، ڈاکٹر نور محمد (وکیل)، مسٹر عبدالجبار (وکیل) وغیرہ۔

تمام علماء ،حفاظ اور مشائخین کے اتفاق رائے سے کانفرنس کی صدارت کے لیے مخدوم ملکانی قدس سرہ کو منتخب فرمایا گیا اور اس موقعہ پر جو آپ نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا وہ آپ کے علمی کمالیت کی عمدہ مثال ہے۔یہ خطبہ کانفرنس کے اعلیٰ رکن وکیل عبدالجبار (مرحوم) نے شائع کراکر مفت تقسیم کرایا تھا۔

یہ تحریک خلافت انگریزوں کے خلاف خلیفہ ترکی کے بچاؤ کے حوالے سے سندھ اورہندستان کے مسلمانوں نے بڑے زور و شور سے چلائی تھی۔سندھ کے مسلمانوں نے خلیفہ وحید الدین کے نام سے اخبار ''الوحید'' کا بھی اس زمانے میں بنیاد ڈالا تھا۔ یہ اخبار ''الوحید'' پاکستان کے علیحدگی کے بعد بند ہوگئی تھی۔[۴۳]

ترک موالات کا مسئلہ

اس زمانے میں اہم ترین بحث ترک موالات کا مسئلہ تھا۔ تمام علماء اس بات پہ متفق تھے کہ موجودہ حالات کے لحاظ سے انگریزوں کا بائیکاٹ کرنا ضروری ہے۔ وہ ایک بڑی سیاسی کشمکش کا زمانہ تھا مسلمانوں سے ایک خلافتی لیڈر جان محمد جونیجو (وکیل) کی معیت اور قیادت میں افغانستان کی طرف ہجرت شروع کردی تھی سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد ملکانی قدس سرہ اس بات کے خلاف تھے کہ اپنے وطن کو چھوڑنا بہادری نہیں ہے۔[۴۴]

لوگوں کے وطن چھوڑنے پر مخدوم ملکانی قدس سرہ کا ردعمل

سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد ملکانی قدس سرہ کے زمانہ میں انگریزوں کے ظلم اور زیادتی کی وجہ سے لوگوں نے تنگ آکر ہجرت کرناشروع کر دی آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ آقا علیہ الصلوات و السلام کی ہجرت پہ قیاس کرکے اپنے وطن کو نہ چھوڑیں یہ ٹھیک نہیں مگر اس وقت کے کچھ مولویوں نے آپ کے اس بیان پر بہت ناراضگی کا اظہار کیا اور آپکو برا بھلا بھی کہالیکن جب انکا وطن چھوڑنا خود ان کے لیے وبال جان ثابت ہوا تو نہایت پریشان ہوئے اور واپس آکر اپنے وطن میں محنت کرنے لگے اور جن مولویوں نے

مخدوم ملکانی قدس سرہ کو برا بھلا کہا وہ بھی خاموش ہوگئے اور کچھ نے اپنی غلطی محسوس کرتے ہوئے معافی مانگی اور آپ کے بیان کی طرف رجوع کیا۔ ۴۵

کچھ علماء کرام تحریک خلافت میں انگریزوں کے زمانے کی نوکری اور تنخواہ حرام سمجھتے تھے مگر سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد ملکانی قدس سرہ اس مسئلہ میں بھی اکثر علماء سے اختلاف رکھتے تھے۔ بعض علماء نے مخدوم ملکانی قدس سرہ کی مخالفت کی اور اکثر لوگوں نے سرکاری نوکریوں سے استعفیٰ دے دیا۔ جب وہ لوگ جنہوں نے جلد بازی سے نوکریاں چھوڑ دیں تھیں نہایت دربدر ہو کر دوبارہ سرکاری نوکری کے لئے سرکار کے دروازے پر دستک دینے لگے تو مخدوم ملکانی قدس سرہ کی بات درست سمجھنے لگے۔

چراعاقل کند کارے کہ باز آید پشیمانی۴۶

وطن سے محبت

اپنے ملک وسر زمین سے قلبی لگاؤ اور دیرینہ تعلق فطری امر ہے۔ جس طرح ماں باپ بھائی بہن اور اولا د کی محبت فطری اورطبعی ہوتی ہے۔ اس طرح وطن کی محبت بھی بلاتکلف ہوا کرتی ہے۔ جس سرزمین پر انسان اپنی آنکھیں کھولتا ہے۔نشونماپاتا ہے، شادی بیاہ کرتا ہے۔ ملازمت و تجارت کرتا ہے اس سے کچھ ایسی یادیں وابسطہ ہوتی ہیں۔ جن کو وہ کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے مشہور ہے کہ آپ مصر کے بھکاری کا بھی بہت عزت و اکرام کیا کرتے تھے۔ ۴۷

آرام کی صورت نہیں مسکن سی بچھڑ کر
طائر بھی پھڑکتا ہے نشیمن سے بچھڑ کر

شاعر مشرق صاحب حکمت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال اورسلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد ملکانی قدس سرہ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کی ذات سے کون شخص واقف نہیں ہوگا اتنی بڑی علمی شخصیت ایک موقع پر خط لکھ کر مخدوم ملکانی قدس سرہ سے رہنمائی حاصل فرمائی ہے۔ ہم اس خط کے بعینہ الفاظ نیچے پیش کرتے ہیں۔

مخدوم و مکرم حضرت قبلہ
السلام علیکم۔
اگر چہ زیارت اور استفادہ کا شوق ایک مدت سے ہے، تاہم اس سے پہلے شرف نیاز حاصل نہیں ہوا اب اس محرومی کی تلافی اس عریضہ سے کرتا ہوں گو مجھے اندیشہ ہے کہ اس خط کا جواب لکھنے یا لکھوانے میں جناب کو زحمت ہوگی بہر حال جناب کی وسعت اخلاق پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ چند سطور لکھنے کی جرائت کرتا ہوں کہ اس وقت ہندوستان بھر میں کوئی اور دروازہ نہیں جو پیش نظر مقصد کے لئے کھٹکھٹایا جائے۔میں نے گذشتہ سال انگلستان میں حضرت مجدد الف ثانی پر ایک تقریر کی تھی جو وہاں کے ادا شناس لوگوں میں بہت مقبول ہوئی اب پھر ادھر جانے کا مقصد ہے اور اس سفر میں حضرت محی الدین ابن عربی پر کچھ کہنے کا ارادہ ہے نظر بر این حال چند امور دریافت طلب ہیں۔ جناب کے اخلاق کریما نہ سے بعید نہیں ہوگا اگر سوالات کا جواب شافی فرمایا جائے۔
اول یہ کہ حضرت شیخ اکبر نے تعلیم حقیقت زماں کے متعلق کیا کہا ہے اور آئمہ متقدمین سے کہاں تک مختلف ہے دوم یہ کہ تعلیم شیخ اکبر کی کون سی کتب میں پائی جاتی ہیں اور کہاں کہاں؟ اس سوال کا مقصد یہ ہے کہ سوال اول کی روشنی میں خود بھی ان مقامات کا مطالعہ کر سکوں۔ سوم حضرات صوفیہ میں اگر کسی بزرگ نے بھی حقیقت زمانی پر بحث کی ہو تو ان بزرگوں کے ارشادات کے نشان بھی مطلوب ہیں۔ مولوی سید انور شاہ صاحب مرحوم و مغفور نے مجھے عربی کا ایک رسالہ مرحمت فرمایا تھا۔ اس کا نام تھا ''درایہ الزمان'' جناب کو ضرور اس کا علم ہوگا مگر چونکہ یہ رسالہ بہت مختصر ہے اس لئے مزید روشنی کی ضرورت ہے میں نے سنا ہے کہ جناب نے درس و تدریس کا سلسلہ ترک فرما دیا ہے اس لئے مجھے یہ عریضہ لکھنے میں تامل تھا لیکن مقصود چونکہ خدمت اسلام ہے مجھے یقین ہے کہ اس تکلیف کے لئے جناب معاف فرمائیں گے ۔[۴۸]
باقی التماس دعا
محمد اقبال

حکیم فتح محمد سیوھانی نے آپ کو مجدد وقت کہا ہے

ان ما کتب زبدته فضلاء الانام عمدته علماء الکرام المحقق الفاضل العلام المجدد المقبول فی جناب الاحد والاحمد مولانا غلام محمد مصباح القریته الملکانی ادام الله تعالیٰ متکئا علیٰ وسادته الافادته واقامه مستند اعلیٰ مسند الافاضت فهو مبنی علی عین الانصاف لاینبغی عنه الاعتراض ولایلیق فیه الاختلاف وهو سبحانه و تعالیٰ اعلم. [۴۹]

شمس العلماء علامہ ڈاکٹر داؤد پوتہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

آپ بڑی شان اور حشمت والے انسان تھے جیسے ظاہر پر نور تھاویسے ہی باطن شیشے کی طرح صاف تھا کیسے ہی سنگدل اور جابرلوگ آتے ایک جھلک سے پانی پانی ہوجاتے اور آپ کی صحبت میں آکر بڑے روحانی درجے کو پہنچ جاتے۔آپ کی کیا سراہ آرائی کی جائے، مریدین آپ کو پیار سے صاحب سگورا کہکر پکارتے تھے۔حتیٰ کہ آپ مریدین اور لوگوں میں صاحب سگورا کے نام سے مشہور ہوگئے اور ہر ایک آپ کے لیے صاحب سگورا کا لقب بولنے لگا۔ ۵۰

تاریخ ۲۲ جمادی الثانیہ سن ۵۴ ۱۳ہجری اتوار کے دن آپ بیماری کی شدت کی وجہ سے بیہوش ہوگئے۔ صبح صادق کے وقت مؤذن نے اذان دی تب کمال جرات سے آپ نے نماز کے لئے اٹھنے کی کوشش فرمائی۔ مخدوم صاحبزا د ہ احمد مجتبیٰ غالب فرماتے ہیں، جس وقت آپ کی سانس ضرورت سے کچھ زیادہ ہونے لگی تو میں نے عرض کی قبلہ سلامت! طبع شریف کیسی ہے؟ جواباً آپ نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہے،آپ دعا فرمائیں میں نے عرض کی حضور! درستگی کیسی؟ آپ نے ارشاد فرمایا بس ہمارے لیئے یہ ۴ رکعت (یعنی ۲ سنت فجر اور ۲ فرض فجر) کافی ہے۔ نماز کی فراغت کے بعد عام مریدین کے حق میں دعا مغفرت فرمائی۔

مخدوم علامہ احمد مجتبیٰ غالب فرماتے ہیں کہ اس وقت میں حضرت صاحب کے بلکل نزدیک تھا۔ جو الفاظ آپ کی زبان سے آخر وقت میں نکلے تھے وہ یہ تھے

اللهم اغفر لامته محمد وارحم لامته محمد و تجاوز عن امته محمد

جیسے یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک سے نکلے تو ایک لمبی سانس لی اور پھر فرمایا

استغیث بلا الہ الاالله الحی الذی لایموت ولا یخشیٰ من ان یفوت سبحان من تعزز بالقدرہ و البقاء و قهر العباد بالموت والفناء لااله الا الله محمد رسول الله

مریدوں، فقیروں اور طلباء میں ایک ہنگامہ سا برپا ہوا کتنے ہی فقیر شدت غم سے غشی ہوگئے۔ یہ تاریخ 22 جماد الثانی کی صبح سن 1354 ہجری مطابق 22 ستمبر 1935عیسوی اتوار کا دن تھا جب آفتاب علم و معرفت اس دور فانی سے ہمیشہ کے لیے ظاہری جدائی کاداغ دیکر حقیقی منزل کی طرف راہی ہوگیا۔۵۱

انا لله وانا اليه راجعون

غسل اور نماز جنازہ

غسل مبارک حضرت مولانا سید امیر محمد شاہ امینانی شریف والے نے دیا جو سلطان الاولیاء مخدوم غلام محمد ملکانی قدس سرہ کے شاگرد وں میں سے تھے۔ایک جید عالم اور با خدا بزرگ ہوئے ہیں۔

وصیت کے موجب خواجہ عبدالرحمن سرہندی قدس سرہ کا دیا ہوا خرقہ خلافت کفن کے ساتھ دیا گیا اور امیر محمد شاہ صاحب نے ہی نماز جنازہ پڑھائی اور اسی اتوار کے دن شام کو۴ بجے جامع مسجد ملکانی شریف کے سامنے آپ کا مزار مبارک بنایا گیا اور اس مطہر زمین میں آپ کا جسد مبارک رکھا گیا۔

عالم اسلام نے اس بے مثال شخصیت اورعظیم ہستی کی وفات کو ایک عظیم سانحہ قرار دیا ہے آپ کی جگہ جو خلا رہ گیا ہے اس کا بھرنا محال عقل ہے۔**۵۲**

حوالہ جات

۱۔ *جام جم*[قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
۲۔ *نشر المطالب* احوال والد ماجد [قلمی] صاحبزادہ مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
۳۔ عالم ربانی *علی حیدر خان ملکانی*۔لکشمی پرنٹنگ پریس دادو۔سن اشاعت ۱۹۴۲
۴۔ *جنب گذاریم جن سین*۔جی.ایم سید
۵۔ عالم ربانی۔علی حیدر خان ملکانی۔لکشمی پرنٹنگ پریس دادو۔سن اشاعت ۱۹۴۲
۶۔ *المجدد* [قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
۷۔ *وسیلہ المرید* [قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
۸۔ *نشرطیب احوال* والد ماجد[قلمی]مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
۹۔ *المجدد* [قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
۱۰۔ عالم ربانی۔علی حیدر خان ملکانی۔لکشمی پرنٹنگ پریس دادو۔سن اشاعت ۱۹۴۲
۱۱۔ ایضا
۱۲۔ *جام جم*[قلمی] مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
۱۳۔ ایضا

۱۴۔ جنب گذاریم جن سین.جی.ایم سید
۱۵۔ شھاب ثاقب[قلمی] صاحبزادہ احمد مجتبیٰ غالب
۱۶۔ حسن الخطاب۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۱۷۔ تعویذ اللہ الاحد من شر حاسد اذا حسد۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۱۸۔ نتیجہ الافکار والمحن فی الرد علی المفتی الماجن۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۱۹۔ تحفہ القرآن فی فرضیہ جبر النقصان۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۲۰۔ تاریق عباداللہ فی جواز یارسول اللہ۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۲۱۔ السیف القہری علی عنق النوشھری۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۲۲۔ ایقاظ الشباب والشیوخ النفس بین الشرک والرسوخ۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۲۳۔ الذلاقہ الکبیرہ فی تحقیق نکاح الصغیرہ۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۲۴۔ عمدۃ الرسائل۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۲۵۔ مخ الملک الجلیل فی جواز القیام والمعانقہ والتقبیل۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۲۶۔ ایقاظ الناعس الغبی فی عدم ایقاع طلاق الصبی۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۲۷۔ القول الحسان فی تحقیق معنی الضان۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۲۸۔ ترویج الجنان المصفین۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۲۹۔ زجر الفضیح من ارتکاب القبیح۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۳۰۔ تحفہ العارفین الصوفیہ بتروید المنکرین المعتزلہ۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۳۱۔ فتاویٰ ملکانی۔مخدوم غلام محمد ملکانی۔ناشر: غالب م پلیکیشنز دادو
۳۲۔ التحریر المستطاب فی تحقیق الخضاب۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۳۳۔ اشتراط المصر للجمعہ۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۳۴۔ فتح الاحد فی تحقیق الحد۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۳۵۔ الحق الصریح۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۳۶۔ زجر الغوی البلید فی تحقیق وجوب التقلید۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ غالب پبلیکیشنز دادو
۳۷۔ سبیل الارشاد الفیض العباد [قلمی]۔مخدوم غلام محمد ملکانی
۳۸۔ تنقیح المقاصد والمعانی شرح ایساغوجی للملکانی[قلمی]۔ مخدوم غلام محمد ملکانی
۳۹۔ فتح الخلاق فی الرد علی عبدالرزاق[قلمی]۔ مخدوم غلام محمد ملکانی
۴۰۔ الایضاح[قلمی]۔ مخدوم غلام محمد ملکانی

۴۱۔ *رسالہ اہل مورہ*[قلمی]۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔بیاض خلیفہ عبداللہ یمشی
۴۲۔ *رسالہ کانہری*[قلمی]۔ مخدوم غلام محمد ملکانی۔ بیاض خلیفہ عبداللہ یمشی
۴۳۔ *صوبہ سندھ خلافت کانفرس حیدرآباد سندھ*۔صدارتی خطبہ مخدوم غلام محمد ملکانی۔گلشن پبلیکیشنز حیدرآباد سندھ۔1987ء
۴۴۔ *جام جم* [قلمی]مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
۴۵۔ ایضا۔
۴۶۔ *حاشیہ علی مجموعہ الملکانی* مخدوم احمد مجتبیٰ غالب، غالب پبلیکیشنز دادو
۴۷۔ *شھاب ثاقب*۔[قلمی] صاجبزادہ احمد مجتبیٰ غالب
۴۸۔ ایضاً۔
۴۹۔ *وسیلہ المرید*۔ مخدوم احمد مجتبیٰ غالب
۵۰۔ *عالم ربانی*۔علی حیدر خان ملکانی۔لکشمی پرنٹنگ پریس دادو۔سن اشاعت۱۹۴۲
۵۱۔ *فتاویٰ ملکانی*۔مخدوم غلام محمد ملکانی۔ناشر: غالب م پلیکیشنز دادو
۵۲۔ *جام جم* [قلمی]مخدوم احمد مجتبیٰ غالب